باب 3

پاکستان میں معاشرتی خدمات

(Social Services in Pakistan)

صحت (Health)

صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ ہے اور کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ صحت سے مراد بیماری کی عدم موجودگی ہے۔ اگر ایک انسان کا جسم بیماری سے محفوظ ہو اور اس کا ذہنی رویہ معتدل اور متوازن ہو تو اسے ایک صحت مند انسان کہا جائے گا۔
اس لیے کہا جاتا ہے کہ ایک صحت مند جسم میں صحت مند دماغ پایا جاتا ہے۔ ایک صحت مند دماغ اور جسم ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کرتا ہے۔ پاکستان میں عوام کی صحت کو قابل رشک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کی صحت کا معیار ہماری نسبت خاصا بلند ہے۔ ہمارے ملک میں اوسط عمر 67.4 سال جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اوسط عمر تقریباً 70 سال ہے۔

پاکستان اکنامک سروے 22-2021ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں صحت کے شعبے میں کل 657.2 ارب روپے خرچ کیے گئے جو ہماری جی۔ ڈی۔ پی (G.D.P) کا 1.2 فیصد ہے۔ ہمارے ملک میں 963 افراد کے لیے ایک ڈاکٹر جبکہ 9413 افراد کے لیے ایک ڈینٹسٹ موجود ہے۔ ہسپتال میں 1608 افراد کے لیے صرف ایک بستر کی سہولت موجود ہے۔

محکمہ صحت ہسپتالوں میں بیرونی اور اندرونی مریضوں کے لیے خدمات فراہم کرتا ہے۔ یہ خدمات ہسپتالوں (Hospitals)، بنیادی صحت یونٹس (Basic Health Units-BHUs)، رورل ہیلتھ سینٹرز (Rural Health Centres-RHCs) اور ڈسپنسریوں (Dispensaries) وغیرہ کے ذریعے سرانجام دی جاتی ہیں۔

طبی ڈھانچہ (Health Structure)

2010ء میں پاکستان کے 1973ء کے آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد صحت کا محکمہ صوبائی حکومت کے کنٹرول میں دے دیا گیا۔ محکمہ صحت کا سربراہ وزیر صحت ہے جبکہ سیکرٹری بطور منتظم اعلیٰ کام کرتا ہے۔ وزیر صحت صوبائی کابینہ کے ساتھ مل کر صوبہ بھر کے لیے پالیسیاں طے کرتا ہے جبکہ سیکرٹری صحت اور اس کا عملہ پالیسیوں پر عمل درآمد کرواتا ہے۔ محکمہ صحت پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ (Primary and Secondary Healthcare Department) کہلاتا ہے۔
پاکستان میں گاؤں کی سطح پر لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (LHVs) فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ پرائمری سطح پر بنیادی صحت کے یونٹس (BHUs) اور رورل ہیلتھ سنٹرز (RHCs) قائم ہیں۔ ثانوی سطح پر تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال (THQ Hospital) اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال (DHQ Hospital) آتے ہیں جبکہ ٹیچنگ ہسپتال، مینٹل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ، کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ اور چلڈرن ہسپتال وغیرہ بھی کام کر رہے ہیں۔

صوبے میں ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی (District Health Authority) قائم ہے جس کا سربراہ چیف ایگزیکٹو آفیسر (Chief Executive Officer) ہے۔ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کا اہم کام بنیادی اور ثانوی صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے انتظام اور نگرانی کرنا ہے۔

طبی سہولیات (Health Facilities)

صوبے میں صوبائی محکمہ صحت عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے جبکہ محکمہ داخلہ، محکمہ اوقاف، مقامی حکومت، سوشل سیکیورٹی، پاکستان ریلویز، واپڈا اور دیگر ادارے اپنے ملازمین کو صحت کی سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ رضاکار تنظیمیں بھی پاکستان کے عوام کو ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور کلینکس کے ذریعے طبی سہولیات فراہم کرتی ہیں۔پاکستان میں صحت عامہ کی بہتری کے لیے سفارشات مرتب کرنے کی غرض سے وقتاً فوقتاً صحت کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔پاکستان میں صحت کی بہتری کے لیے درج ذیل اقدامات کیے گئے ہیں۔

1- میڈیکل کالجوں کا قیام (Establishment of Medical Colleges)

قیام پاکستان کے وقت کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہی ایک واحد کالج تھا۔اب ملک میں کافی زیادہ میڈیکل کالج اور میڈیکل یونیورسٹیاں قائم ہیں جو طبی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

2- مختلف طبی اداروں کا قیام
(Establishment of Various Medical Institutions)

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ سائنسز لاہور، پاکستان نرسنگ کونسل اسلام آباد، میڈیکل اور ڈینٹل کونسل اسلام آباد اور یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور وغیرہ میڈیکل کے شعبے میں اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

3- قومی ادارۂ صحت (National Institute of Health)

اسلام آباد میں قائم قومی ادارۂ صحت، صحت عامہ کو بہتر بنانے کے لیے تحقیقات اور علاج کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

4- پاکستان میں میڈیکل پوسٹ گریجوایشن کی سہولتیں
(Facilities of Medical Postgraduation in Pakistan)

پاکستان میں اب اعلیٰ میڈیکل تعلیم حاصل کرنے کے لیے صوبوں کے مختلف میڈیکل کالجوں میں سہولتیں فراہم کردی گئیں ہیں۔

5- بیماریوں کی روک تھام (Eradication of Diseases)

پولیو، ملیریا، تپ دق، جذام اور ایڈز وغیرہ جیسی موذی امراض کے خاتمے کے لیے حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ اور اس کی ایجنسیوں اور غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کے تعاون سے کوششیں کی ہیں۔پاکستان میں پولیو کے خاتمہ کے لیے مہم جاری ہے۔ ملیریا اور تپ دق کے انسداد کے لیے پروگرام جاری ہے۔جلد کے موذی مرض جذام (کوڑھ) کو کنٹرول کرنے کے لیے ملک میں مختلف سنٹر قائم کیے گئے ہیں جہاں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ایڈز اور دوسری بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے حکومت نے خاص بندوبست کیے ہیں۔

6- تحصیل ہیڈکوارٹر اور ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال (DHQ/THQ)

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال اور ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال لوگوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

7- حادثاتی طبی خدمات (Emergency Medical Services)

پاکستان کے تمام ہسپتالوں میں حادثاتی طبی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں کیونکہ حادثات جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ مریضوں کو بروقت طبی سہولیات کی فراہمی سے ان کی جان بچائی جا سکتی ہے۔

8- تدریسی ہسپتالوں میں کمپیوٹر کا بندوبست

(Facility of Computers in Teaching Hospitals)

تمام تدریسی ہسپتالوں میں کمپیوٹر کی سہولیات دستیاب ہیں، جس سے مریضوں کے بروقت ریکارڈ حاصل کرنے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

9- مخصوص ہسپتال (Special Hospitals)

دل کے امراض، برن یونٹ اور زچہ بچہ کی بہبود کے ہسپتال بھی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں قائم کیے گئے ہیں جو مریضوں کو بروقت طبی سہولیات فراہم کر کے ان کی زندگیاں بچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

10- غذائیت کی تحقیق (Nutrition Research)

غذائیت کی تحقیق کے لیے اسلام آباد میں ایک ڈائریکٹوریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس طرح کی تحقیق کے لیے انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں بھی کام جاری ہے۔ اسلام آباد کا غذائیت کا قومی ادارہ، عالمی ادارہ صحت (WHO) کے تعاون سے قائم ہوا۔ ملک میں ناقص غذا پر کنٹرول کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

صحت کے مسائل (Health Problems)

پاکستان صحت عامہ کے بے شمار مسائل کا شکار ہے۔ درج ذیل مسائل معیارِ صحت کو بلند کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

1- کثرت امراض (Excessive Diseases)

پاکستان میں مختلف امراض بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بعض موذی و متعدی امراض کی وجہ سے ہر سال ہزاروں انسان لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ ملیریا، ہیضہ، تپ دق کے علاوہ کینسر، ہائی بلڈ پریشر اور عارضہ قلب وغیرہ عام ہو رہے ہیں۔

2- طبی سہولیات کا فقدان (Lack of Medical Facilities)

پاکستان میں وہ طبی سہولیات میسر نہیں ہیں جو صحت مند جسم کے لیے ضروری خیال کی جاتی ہیں۔ امراض کی کثرت کے مقابلے میں علاج معالجہ کی سہولیات محدود ہیں۔

3- افراطِ آبادی (Over population)

پاکستان میں طبی مسائل کی ایک اور اہم وجہ افراطِ آبادی ہے جو ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ افراطِ آبادی

کی وجہ سے ملک بے شمار طبی مسائل کا شکار ہے۔

4- حفظانِ صحت کے اصولوں سے ناواقفیت (Unaware of Health Principles)

ناخواندگی کی وجہ سے لوگوں میں حفظانِ صحت کے اصولوں سے واقفیت کی کمی ہے۔ جگہ جگہ گندگی اور غلاظت کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ مکانات ہوادار اور روشن نہیں ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی درد سر بنی ہوئی ہے۔ عوام ان کی سنگینی کے احساس سے بالکل بے نیاز ہیں۔

5- پست معیارِ زندگی (Low Standard of Living)

پاکستان میں لوگوں کو خوراک، لباس اور رہائش کی مناسب سہولتیں میسر نہیں ہیں، عوام کی اکثریت غربت وافلاس کا شکار ہے اور زندگی کی آسائشوں سے محروم ہیں۔

6- غیر متوازن غذا (Un-Balanced Diet)

غیر متوازن غذا بھی صحت کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان میں غربت کی وجہ سے خوراک کا معیار بہتر نہیں ہے۔ لوگوں کی اکثریت غیر متوازن غذا کا شکار ہے۔ غیر متوازن غذا، صحت کی خرابی اور قوتِ مدافعت کی کمی پیدا کر رہی ہے۔

7- ملاوٹ (Adulteration)

پاکستان میں بیماریوں کی ایک اہم وجہ مختلف اشیائے خوراک میں ملاوٹ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا معیارِ صحت گر رہا ہے۔

صحت کے مسائل کے حل کے لیے حکومتی اقدامات

(Governmental Measures for Resolving the Health Problems)

i- پاکستان میں مختلف امراض کے تدارک کے لیے عوام کو ضروری ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

ii- ڈاکٹروں کی کمی کو دور کیا جارہا ہے۔

iii- صحت کے مسائل کے حل کے لیے ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے، جس کے لیے کوششیں کی جارہی ہیں۔

iv- ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں کو حفظانِ صحت کے اصولوں سے آگاہ کیا جارہا ہے۔

v- حکومت اشیائے خورد ونوش میں ملاوٹ کو ختم کرنے کے لیے قوانین کو مؤثر بنا رہی ہے۔

vi- عطائی ڈاکٹروں کی حوصلہ شکنی کی جارہی ہے اور عوام میں ان کے خلاف شعور بیدار کیا جارہا ہے۔

vii- ذرائع ابلاغ اور کانفرنسوں کے ذریعے لوگوں کو اعلیٰ اخلاقی معیار اختیار کرنے کے لیے راغب کیا جارہا ہے۔

تعلیم (Education)

علم نبیوں کی میراث ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی کا پہلا لفظ تھا، ''اقرأ'' پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' علم کی بہت اہمیت ہے، اس لیے کہ علم، حلال وحرام میں تمیز سکھاتا ہے، جنت کا راستہ دکھاتا ہے۔ علم کی برکت سے اللہ تعالیٰ اقوام کو عروج عطا فرماتا ہے۔ علم تنہائی کا ساتھی، خوش حالی اور تنگ دستی میں مددگار ہے۔ علم، قائد، رہنما اور امام پیدا کرتا ہے، جن کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ انھی

تعلیمات کی روشنی میں حکومت پاکستان تعلیم کو ہر شہری کا بنیادی حق سمجھتی ہے اور اس کے لیے کوشاں ہے۔

تعلیم کے فیض سے انسان اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آجاتا ہے۔ اس کی بدولت اس کی فطری صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ تعلیم کے بغیر معاشی، معاشرتی اور ثقافتی ترقی ممکن نہیں۔

پاکستان ایک ترقی پذیر جمہوری ملک ہے۔ جمہوری نظام کی کامیابی کا سارا دارومدار ریاست کے شہریوں کے طرزِ عمل پر ہوتا ہے۔ اگر شہری فرض شناس ہوں۔ ووٹ کی صحیح قدر و قیمت سے آگاہ اور اس کے ٹھیک استعمال سے واقف ہوں۔ حکمرانوں پر کڑی نظر رکھنے والے ہوں۔ ملکی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینے والے ہوں اور اپنے حقوق کے شعور سے پوری طرح بہرہ ور ہوں تو جمہوری نظام پوری کامیابی سے چلے گا اور ریاست ہر لحاظ سے ترقی کرے گی لیکن شہریوں میں یہ ساری خوبیاں مناسب تعلیم ہی کے ذریعے پیدا ہو سکتی ہیں۔ پاکستان ایسی مناسب تعلیم کے لیے کوشاں ہے۔ 2010ء میں پاکستان کے 1973ء کے آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد محکمہ تعلیم کو صوبائی حکومت کے سپرد کر دیا گیا۔

تعلیمی ڈھانچہ (Educational Structure)

پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کو درج ذیل مراحل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1- ابتدائے بچپن کی نگہداشت اور تعلیم **Early Childhood Care and Education (ECCE)**

اوّل جماعت سے پہلے کی تعلیم ابتدائے بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کہلاتی ہے۔ پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے پنجم تک ہے۔ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ ہر گاؤں کی سطح پر پرائمری سکول قائم کیے جائیں تا کہ تمام لوگوں کو تعلیم کی سہولت میسر آئے۔

2- مڈل، ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیم

(Middle,Secondary and Higher Secondary Education)

پاکستان میں مڈل کی تعلیم کا سلسلہ چھٹی سے آٹھویں جماعت تک ہے۔ ثانوی حصہ نویں اور دسویں جماعتوں پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم گیارھویں اور بارھویں جماعتوں تک ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس دو سال کا ہے جس میں آرٹس، سائنس اور کامرس وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نویں سے بارھویں جماعتوں کے امتحانات کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن منعقد کرواتا ہے۔

3- یونیورسٹی کی تعلیم **(University Education)**

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد یونیورسٹی کی تعلیم شروع ہوتی ہے جس کے لیے ملک میں کئی یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ یونیورسٹیوں کے علاوہ بہت سارے کالجوں میں بھی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ یونیورسٹی تعلیم کی کئی اقسام ہیں۔ یہ تعلیم بی۔اے، بی۔ایس سی، بی۔ایس، ایم۔اے اور ایم۔ایس سی پر مشتمل ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے طلبہ کو متعلقہ پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ اس طرح کامرس، زراعت اور دیگر فنی علوم کی تعلیم کے حصول کے لیے کالج اور یونیورسٹیاں بھی قائم ہیں۔

تعلیم کی اقسام (Types of Education)

پاکستان میں مختلف اقسام کی تعلیم دی جاتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- رسمی تعلیم **(Formal Education)**

پاکستان میں ہمارے ہاں پرائمری، ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور یونیورسٹی سطح پر رسمی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ اس کا اہتمام سکولوں،

کالجوں، پوسٹ گریجوایٹ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کیا جاتا ہے۔اب ہمارے ملک میں ایم۔فل اور پی۔ایچ ڈی کی تعلیم کی سہولت بھی موجود ہے۔

-2 طبی تعلیم (Medical Education)

1947ء میں پاکستان میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج واحد کالج تھا جو پاکستان کے حصے میں آیا۔پاکستان کے چاروں صوبوں کے بڑے بڑے شہروں میں سرکاری اور نجی میڈیکل کالج قائم ہیں۔

-3 انجینئرنگ کی تعلیم (Engineering Education)

پاکستان میں ٹیکنیکل، انجینئرنگ کالج اور یونیورسٹیاں موجود ہیں، جہاں بہترین فنی ماہرین اور انجینئر تیار ہوتے ہیں۔

-4 زرعی تعلیم (Agricultural Education)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ زراعت سے وابستہ ہے۔ زراعت کی ترقی اور تحقیقات کے لیے پاکستان ایگریکلچر کونسل قائم کی گئی ہے۔اس کے علاوہ صوبوں میں زرعی کالج اور یونیورسٹیاں بھی موجود ہیں۔

-5 قانون کی تعلیم (Law Education)

پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں قانون کی تعلیم کے لیے لاء کالج قائم ہیں۔نجی سطح پر لاکالجوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ان اداروں میں اسلامی قانون کی تعلیم کا بھی خصوصی بندوبست ہے۔ پاکستان کی وفاقی شریعت کورٹ کے لیے اسلامی ماہرین قانون کی ضرورت ہے جو یہ ادارے مہیا کر رہے ہیں۔

-6 تجارتی تعلیم (Commercial Education)

ملک بھر میں کامرس کالج، کمرشل اور ووکیشنل انسٹیٹیوٹس کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ملک میں کئی یونیورسٹیاں بھی بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگریاں عطا کر رہی ہیں۔لاہور میں لاہور یونیورسٹی آف مینیجمنٹ سائنسز (LUMS)، پنجاب یونیورسٹی اور کراچی میں آغا خان یونیورسٹی اور انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (IBA) وغیرہ تجارت کی اعلیٰ تعلیم دے رہے ہیں۔نجی سطح پر دیگر ادارے بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

-7 کمپیوٹر کی تعلیم (Computer Education)

کمپیوٹر جدید زمانے کی ایجاد ہے۔کمپیوٹر کے ذریعے ہر قسم کا ریکارڈ محفوظ کیا جاتا ہے۔اب پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ اور دفتر نہیں جہاں کمپیوٹر کی سہولت نہ ہو۔حکومت پاکستان کمپیوٹر کی اہمیت کے پیش نظر کمپیوٹر کی تعلیم پر خاص توجہ دے رہی ہے۔ملک میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لیے یونیورسٹیاں قائم ہیں۔

-8 تعلیم برائے اساتذہ (Education for Teachers)

اساتذہ کے لیے جب تک ٹریننگ اور تربیت کا مناسب بندوبست نہ کیا جائے وہ بچوں کی تربیت وتدریس کے قابل نہیں ہوسکتے۔پاکستان میں اس مقصد کے لیے ایجوکیشن کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں۔

9- تعلیم بالغاں (Adult Education)

پاکستان اکنامک سروے 2022-2021ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں دس سال یا اس سے زائد آبادی میں شرح خواندگی قریباً 62.8 فیصد ہے اور بہت سے لوگ ابھی بھی اَن پڑھ اور ناخواندہ ہیں۔ تعلیم بالغاں کے لیے ملک بھر میں حکومتی اور غیر حکومتی ادارے (NGOs) مل کر کام کر رہے ہیں۔

10- فاصلاتی تعلیم (Distance learning Education)

فاصلاتی تعلیم کے لیے اسلام آباد میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی قائم کی گئی ہے، جو فاصلاتی تعلیم کا بندوبست کرتی ہے۔ اس کے ذیلی علاقائی دفاتر سارے ملک میں قائم ہیں جہاں طلبہ گھر بیٹھے میٹرک سے لے کر ایم۔ اے اور پی، ایچ، ڈی تک ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرز پر قائم دیگر یونیورسٹیاں بھی آرٹس، سائنس، کمپیوٹر اور دیگر مضامین کی تعلیمی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

11- صحت و جسمانی تعلیم (Health and Physical Education)

افراد کی صحت کو برقرار رکھنے اور طلبہ کو جسمانی طور پر چاق و چوبند رکھنے کے لیے صحت و جسمانی تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ صحت و جسمانی تعلیم کے لیے ملک میں سکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم ہیں، جہاں مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کے بعد اساتذہ سکولوں اور کالجوں میں صحت و جسمانی تعلیم کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں۔

12- مخصوص افراد کی تعلیم (Education for special persons)

مخصوص افراد بھی معاشرے کا حصہ ہیں۔ ان میں نابینا، گونگے، بہرے اور دیگر تمام مخصوص افراد شامل ہیں۔ ان کی ترقی کے لیے ملک میں خصوصی تعلیم کے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ حکومت مخصوص بچوں کی تعلیم اور بحالی کے لیے خطیر رقم مختص کرتی ہے۔ سرکاری اداروں اور ملازمتوں میں 2 فیصد کوٹہ مخصوص افراد کے لیے مقرر ہے۔

13- اسلامی تعلیم (Islamic Education)

اسلامی تعلیم کے لیے پاکستان میں بی۔ اے، بی۔ ایس سی تک اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دینی تعلیم کے مدارس اور یونیورسٹیاں بھی قائم ہیں جو زیادہ تر نجی شعبے میں چلتے ہیں۔

تعلیمی مسائل (Educational Problems)

تعلیمی مسائل حسب ذیل ہیں:

1- معاشی زبوں حالی (Economic Decay)

ملک کی معاشی زبوں حالی سے تعلیم کا شعبہ بھی متاثر ہے۔ ہمارے ہاں طلبہ کی اکثریت غریب اور متوسط گھرانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اشیا کی گرانی اور معاشی تنگدستی نے والدین کو جس طرح پریشان کر رکھا ہے، طلبہ کا متاثر ہونا بھی فطری عمل ہے۔ تعلیمی اخراجات پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئے ہیں۔ کتابوں اور دیگر تعلیمی سامان کی گرانی نے والدین اور طلبہ کو پریشان کر رکھا ہے۔ غریب والدین معاشی بدحالی کی بنا پر اپنے بچوں کو سکول بھیجنے سے قاصر ہیں جس سے خواندگی کی شرح میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔

2- سیاسی عدم استحکام (Political Instability)

ملک سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے بھی تعلیمی مسائل کا شکار ہے۔ ہمارا ملک بدقسمتی سے شدید سیاسی بحرانوں میں مبتلا رہا ہے۔ سیاسی عدم استحکام کی بنیاد پر جہاں دیگر شعبے عدم توجہی کا شکار ہوتے ہیں، وہیں تعلیم کا شعبہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

3- آبادی میں اضافہ (Population Growth)

پاکستان افراط آبادی کے مسئلے سے دوچار ہے۔ شرح خواندگی کم ہے۔ حکومت زیادہ سے زیادہ تعلیمی سہولیات کی فراہمی کے لیے کوشاں ہے۔ بجٹ میں زیادہ رقم مختص کی جارہی ہے۔ نئے تعلیمی ادارے کھولنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ان تمام اقدامات کے باوجود آبادی میں تیزی سے اضافے کا رجحان تعلیمی مسائل کو بڑھا رہا ہے۔

4- فنی وسائنسی تعلیم کی کمی

(Educational Deficiencies in Science and Technology)

مغربی دنیا سائنسی اور فنی تعلیم میں کافی آگے ہے کیونکہ اس نے فنی اور سائنسی تعلیم کی اہمیت کو بہت پہلے محسوس کرلیا تھا۔ اس لیے وہ آج کل سمندروں کی گہرائی پر غالب ہے اور چاند کی سطح پر بھی تسلط حاصل کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ پاکستان جیسے مشرقی ملک نے اس تعلیم کی طرف بہت بعد میں توجہ دی، اس لیے یہ تعلیمی میدان میں پسماندگی کا شکار ہے۔ غربت وافلاس اور بیروزگاری وغیرہ پر غلبہ پانے کے لیے ضروری ہے کہ نئی نسل کو جدید ٹیکنالوجی کے علوم سے بہرہ ور کیا جائے۔

5- پیشہ ورانہ تعلیم کی کمی (Lack of Professional Education)

پاکستان میں موجود پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق افرادی قوت فراہم کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ تجارتی، زرعی اور کمپیوٹر کی تعلیم کے ادارے محدود ہیں اور جہاں جہاں یہ ادارے کام کررہے ہیں وہاں جدید سہولیات کا فقدان ہے۔ یہ پیشہ ورانہ تعلیم کی کمی ملکی ترقی کی رفتار کو سست کررہی ہے۔

6- ناخواندگی (Illiteracy)

علم ترقی کا زینہ ہے۔ قدیم وجدید تہذیبوں نے علم ہی کی بدولت عروج حاصل کیا۔ مختلف اقوام کی برتری عالموں اور دانش وروں کی مرہون منت ہے۔ صنعت وحرفت، زراعت، تجارت اور دیگر شعبوں میں ناخواندگی کی وجہ سے ملک پسماندہ ہے۔ یہ مسئلہ ٹیکنالوجی کی ترقی میں بھی رکاوٹ پیدا کررہا ہے۔

7- اعلیٰ تعلیم کا فقدان (Lack of Higher Education)

جدید دور مہارت کا دور ہے۔ جس ملک نے بھی اس دور میں عروج حاصل کیا ہے، اس نے اعلیٰ تعلیم میں مہارت حاصل کی ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں مہارت حاصل کرکے ملک معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتا ہے۔ حکومت پاکستان کی اس شعبے پر خصوصی توجہ کے باوجود ملک میں اعلیٰ تعلیم کا فقدان ہے۔ اب بھی ایم۔ فل اور پی۔ ایچ ڈی افراد کی کمی ہے۔

8- بے روزگاری اور طلبہ میں بے چینی (Unemployment and Students Unrest)

پاکستان میں لاکھوں افراد بے روزگاری کا شکار ہیں۔ روزگار کے مواقع محدود ہیں۔ طلبہ جب عملی زندگی میں داخل ہوتے ہیں تو انھیں اپنی تعلیم کے مطابق روزگار کے مواقع میسر نہیں آتے جس کے نتیجے میں ان میں بے چینی پھیلتی ہے جو معاشی ترقی کے لیے نقصان دہ ہے۔

9- غیر منظم تعلیمی پالیسیاں (Un-organized Educational Policies)

پاکستان میں رائج ہونے والی تعلیمی پالیسیاں غیر منظم اور تسلسل کے فقدان کا شکار رہی ہیں۔ ملکی ضروریات کے مطابق تعلیم کو منظم کرنے کی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک میں بے روزگاری میں اضافہ ہورہا ہے۔ ٹیکنالوجی کی تعلیم کی کمی کی وجہ سے صنعتوں کے لیے قابل ماہرین کی کمی ہے۔ آٹوموبائل، ٹیلی کمیونی کیشن، بجلی، ٹرانسپورٹ اور دفاع وغیرہ جیسی صنعتوں کے فروغ کے لیے نظامِ تعلیم میں کوئی خاطر خواہ اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ عملی تحقیق جو حقیقی ترقی کے لیے ناگزیر ہے، اس کے لیے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مناسب اقدامات نہیں کیے گئے۔

10- غیر یکساں نظامِ تعلیم (Non-uniform Education System)

پاکستان میں یکساں نظام تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے تعلیمی مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ مثال کے طور پر گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں، پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور دینی مدارس میں مختلف نصاب پڑھائے جارہے ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے اپنے اپنے طبقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یکساں نظام تعلیم نہ ہونے سے ہماری قومی یکجہتی اور سالمیت کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور معاشرہ طبقاتی کشمکش کا شکار بھی ہوسکتا ہے۔

تعلیمی مسائل کے حل کے لیے حکومتی اقدامات

(Governmental Measures for Resolving the Educational Problems)

i- حکومت پاکستان بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلہ کے حل کے لیے کوشاں ہے۔
ii- فنی، سائنسی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔
iii- مختلف اقسام کے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی جارہی ہیں۔
iv- ناخواندگی کی شرح کو کم کرنے کے لیے رسمی تعلیمی ادارے کھولے جارہے ہیں۔
v- بے روزگاری کے خاتمے کے لیے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔
vi- مختلف صنعتی ادارے قائم کیے جارہے ہیں۔
vii- طلبہ کا اضطراب ختم کیا جارہا ہے اور تعلیمی میدان میں اصلاحات کی جارہی ہیں۔
viii- یکساں نظام تعلیم کو رائج کیا جارہا ہے۔

سوالات

حصہ اوّل (معروضی)

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

i- پاکستان میں اوسط عمر ہے:

ا۔ 62.5 سال	ب۔ 64 سال
ج۔ 65.8 سال	د۔ 67.4 سال

ii- سرکاری اداروں اور ملازمتوں میں مخصوص افراد کا کوٹہ ہے:

ا۔ 2 فیصد	ب۔ 3 فیصد
ج۔ 4 فیصد	د۔ 5 فیصد

iii- پاکستان اکنامک سروے 22-2021ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں دس سال یا اس سے زائد آبادی میں شرح خواندگی ہے:

ا۔ قریباً 58 فیصد	ب۔ قریباً 60 فیصد
ج۔ قریباً 62.8 فیصد	د۔ قریباً 64 فیصد

iv- لاء کالجوں میں تعلیم دی جاتی ہے:

ا۔ تجارتی تعلیم	ب۔ زرعی تعلیم
ج۔ قانون کی تعلیم	د۔ طبی تعلیم

v- پاکستان اکنامک سروے 22-2021ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں جی۔ ڈی۔ پی (G.D.P) کا فیصد صحت پر خرچ کیا گیا:

ا۔ 0.75 فیصد	ب۔ 0.90 فیصد
ج۔ 1.2 فیصد	د۔ 1.8 فیصد

vi- علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا ہیڈ آفس ہے:

ا۔ لاہور	ب۔ اسلام آباد
ج۔ کراچی	د۔ ملتان

vii- اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس ہے:

ا۔ 5 سال	ب۔ 4 سال
ج۔ 3 سال	د۔ 2 سال

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

i- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے علم حاصل کرنے پر کیوں زور دیا؟

ii- غیر یکساں نظام تعلیم سے کیا مراد ہے؟

iii- پاکستان میں بیماریوں کی روک تھام کے لیے کیے گئے کوئی سے دو اقدامات بیان کریں۔

iv- رسمی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

v- افراط آبادی سے کون سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

vi- یونیورسٹی کی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

vii- مناسب تعلیم سے شہریوں میں کون سی خوبیاں پیدا کی جاسکتی ہیں؟

viii- صحت سے کیا مراد ہے؟

ix- حکومت صحت کی سہولتیں کیسے فراہم کرتی ہے؟

x- تعلیمی مسائل کے حل کے لیے حکومتی سطح پر کیے جانے والے پانچ اقدامات بیان کیجیے۔

حصہ دوم (انشائیہ)

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے۔

i- پاکستان میں صحت عامہ کی بہتری کے لیے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

ii- پاکستان میں صحت عامہ کو درپیش مسائل کا احاطہ کیجیے۔

iii- پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کی وضاحت کیجیے۔

iv- تعلیم کی اقسام کا جائزہ لیجیے۔

v- تعلیمی پسماندگی کی وجوہات تحریر کیجیے۔